

# شریعت میں امام و مؤذن کا مقام اور ہماری ذمہ داریاں

منصب امامت ایک جلیل القدر منصب ہے جو گویا کہ نیت رسالت (انبیاء کے نائب) ہیں، جس کی بنا پر امام صاحب کا کرام و احترام لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے امام تمہارے سفارشی ہیں، یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہارے امام اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے نمائندہ ہیں۔ ائمتکم شفعا کہ او قال وفد کم الی اللہ۔ الخ۔ (اتحاف السادة المتقين ۱۷۵/۳)

★ حدیث پاک میں مؤذن کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مثلاً: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، اذان دینے والے کی بخشش اس کی آواز کی انتہاء کے مطابق کی جاتی ہے۔ ہر خشک و تر چیز اور نماز میں آنے والے آدمی اس کے ایمان کے گواہ ہو جاتے ہیں۔ پچیس نمازوں کا ثواب (اس کے زائد اعمال میں) لکھا جاتا ہے اور نمازوں کے درمیان اس سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ) اور نسائی نے اس روایت کو کُلِّ رَظَبٍ وَیَابِسٍ تک نقل کیا ہے، اور یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں کہ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى یعنی اور اسے نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر ۶۳۱)

★ دوسری حدیث میں ہے کہ مؤذن کو اللہ کے راستہ میں شہید کی طرح ثواب ملتا ہے اور مرنے کے بعد اس کا جسم کیمڑوں کی غذا نہیں بنتا۔ (معجم طبرانی، بحوالہ مرقاۃ المفاتیح ۴۸۸)

★ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، جو آدمی بارہ برس تک اذان دے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے اذان کے بدلے میں (اس کے نامہ اعمال میں) ہر روز (یعنی ہر اذان کے عوض) ساٹھ نیکیاں اور ہر تکبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر ۶۴۲)

★ امام اور مؤذن صاحبان کو نوکریاں یا نوکروں جیسا برتاؤ ان کے ساتھ کرنا بہت غلط بات ہے اور ان کی حق تلفی ہے۔ یہ خیال تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جب تک اس کو دوزخ میں جلا کر نکال نہ دیا جائے گا وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ (مسلم شریف ۱۶۵/۱)

★ پیش امام کی عزت و توقیر کرنی چاہئے، اس کی بے عزتی اور توہین اور ہتک کرنا گناہ ہے۔ (کفایت المفتی، جلد ۳، صفحہ ۹۲)

★ اس لئے جو حضرات ایسا کرتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے باز آئیں اور اپنی اصلاح کریں اور آئندہ امام و مؤذن صاحبان کا کرام و احترام کریں۔

★ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ مسجد کے متولی اور مدرسہ کے مہتمم کو لازم ہے کہ نادمان مساجد اور مدارس کو ان کی حاجت کے مطابق اور ان کی علمی قابلیت اور تقویٰ و صلاح کو ملحوظ رکھتے ہوئے وظیفہ و مشاہرہ (تخواہ) دیتے رہیں۔ باوجود گنجائش کے کم دینا بڑی بات ہے اور متولی خدا کے یہاں جواب دہ ہوں گے۔ (در مختار و النہای، جلد ۳، صفحہ ۳۸۹، جلد ۲، صفحہ ۷۸)

★ صرف امامت کی تخواہ دے کر امام پدا اذان کی ذمہ داری ڈالنا اور ان سے جھاڑ دینے اور نالیاں صاف کرنے وغیرہ امور کی خدمت لینا ظلم شدید اور توہین ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: حاملین قرآن (حفاظ، وقرآء، و علمائے کرام) کی تعظیم کرو۔ بے شک جس نے ان کی تکبر کی اس نے میری تکبر کی (الجامع الصغیر للامام الحافظ السیوطی، جلد ۱، صفحہ ۱۴۵)

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ ”حاملین قرآن اسلام کے علمبردار ہیں اور اسلام کا جھنڈا اٹھانے والے ہیں، جس نے ان کی تعظیم کی اس نے اللہ کی تعظیم کی اور جس نے ان کی تذلیل کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۵)

## شریعت میں امام-و-مؤذن کا مقام اور ہماری ذمہ داریاں

منصب امامت ایک جلیل القدر منصب ہے جو گویا کہ نیت رسالت (انبیاء کے نائب) ہیں، جس کی بنا پر امام صاحب کا کرام و احترام لازم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے امام تمہارے سفارشی ہیں، یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ تمہارے امام اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارے نمائندہ ہیں۔ ائمتکم شفعا کہ او قال وفد کم الی اللہ۔ الخ۔ (اتحاف السادة المتقين ۱۷۵/۳)

★ ہدیہ پاک میں مؤذن کی بہت فضیلت آئی ہے، مثلاً: حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، اذان دینے والے کی بخشش اس کی آواز کی انتہاء کے مطابق کی جاتی ہے۔ ہر خشک و تر چیز اور نماز میں آنے والے آدمی اس کے ایمان کے گواہ ہو جاتے ہیں۔ پچیس نمازوں کا ثواب (اس کے زائد اعمال میں) لکھا جاتا ہے اور نمازوں کے درمیان اس سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ) اور نسائی نے اس روایت کو کُلِّ رَظَبٍ وَیَابِسٍ تک نقل کیا ہے، اور یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں کہ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى یعنی اور اسے نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر ۶۳۱)

★ دوسری حدیث میں ہے کہ مؤذن کو اللہ کے راستہ میں شہید کی طرح ثواب ملتا ہے اور مرنے کے بعد اس کا جسم کیمڑوں کی غذا نہیں بنتا۔ (معجم طبرانی، بحوالہ مرقاۃ المفاتیح ۴۸۸)

★ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا، جو آدمی بارہ سال تک اذان دے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے اذان کے بدلے میں (اس کے نامہ اعمال میں) ہر روز (یعنی ہر اذان کے عوض) ساٹھ نیکیاں اور ہر تکبیر کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف: جلد اول: حدیث نمبر ۶۴۲)

★ امام اور مؤذن صاحبان کو نوکریاں یا نوکروں جیسا برتاؤ ان کے ساتھ کرنا بہت غلط بات ہے اور ان کی حق تلفی ہے۔ یہ خیال تکبر سے پیدا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جب تک اس کو دوزخ میں جلا کر نکال نہ دیا جائے گا وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ (مسلم شریف ۱۶۵/۱)

★ پیش امام کی عزت و توقیر کرنی چاہئے، اس کی بے عزتی اور توہین اور ہتک کرنا گناہ ہے۔ (کفایت المفتی، جلد ۳، صفحہ ۹۲)

★ اس لئے جو حضرات ایسا کرتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سے باز آئیں اور اپنی اصلاح کریں اور آئندہ امام و مؤذن صاحبان کا کرام و احترام کریں۔

★ فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ مسجد کے متولی اور مدرسہ کے مہتمم کو لازم ہے کہ نادمان مساجد اور مدارس کو ان کی حاجت کے مطابق اور ان کی علمی قابلیت اور تقویٰ و صلاح کو ملحوظ رکھتے ہوئے وظیفہ و مشاہرہ (تخواہ) دیتے رہیں۔ باوجود گنجائش کے کم دینا بڑی بات ہے اور متولی خدا کے یہاں جواب دہ ہوں گے۔ (در مختار و النہای، جلد ۳، صفحہ ۳۸۹، جلد ۲، صفحہ ۷۸)

★ صرف امامت کی تخواہ دے کر امام پدا اذان کی ذمہ داری ڈالنا اور ان سے جھاڑ دینے اور نالیاں صاف کرنے وغیرہ امور کی خدمت لینا ظلم شدید اور توہین ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: حاملین قرآن (حفاظ، وقرآء، و علمائے کرام) کی تعظیم کرو۔ بے شک جس نے ان کی تکبر کی اس نے میری تکبر کی (الجامع الصغیر للامام الحافظ السیوطی، جلد ۱، صفحہ ۱۴۵)

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ ”حاملین قرآن اسلام کے علمبردار ہیں اور اسلام کا جھنڈا اٹھانے والے ہیں، جس نے ان کی تعظیم کی اس نے اللہ کی تعظیم کی اور جس نے ان کی تذلیل کی اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۴ صفحہ ۳۵۵)

مَنْجَانِبُ: ہاشمی دواخانہ، مروہہ (یوپی) پیس آل ویز (رجسٹرڈ)